

یہ کیفیت رشک کے باعث محض، محبوب کے دل میں گمان پیدا ہوا کہ مجھے اس سے نفرت ہو گئی ہے۔ اور لوگوں کو بھی یہی شبہ ہونے لگا۔ فرماتے ہیں کہ بھائی! میں رشک سے دست بردار ہوا۔ آئندہ نہ کہوں گا کہ محبوب کا نام میرے سامنے نہ لو، یعنی رشک اپنی جگہ بجا، لیکن یہ صورت نہ ہونی چاہیے کہ سب کو محبوب سے نفرت کا گمان ہونے لگے۔

۹۔ شرح : ایمان مجھے روک رہا ہے کہ بھڑ جاؤ، کفر کی طرف نہ جاؤ۔ ادھر کفر مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ عجب کشمکش میں مبتلا ہوں۔ کعبہ میرے پیچھے ہے اور کلیسا میرے آگے ہے گویا ایمان کو چھوڑ کر کفر کی طرف چل پڑے ہیں، ورنہ کلیسا آگے کیوں ہوتا؟

۱۰۔ شرح : بلا شبہ میں عاشق ہوں، لیکن ایسا عاشق جو دلاویز کارناموں سے معشوقوں کو لبھا لیتا ہوں۔ میرے اس کمال کا یہ عالم ہے کہ یسائی میرے سامنے ہو تو مجنوں کی بُرائی شروع کر دیتی ہے۔

مطلب یہ کہ میں عشق میں ایثار، جان بازی اور فداکاری کے ایسے کرشمے دکھاتا ہوں، جو مجنوں، فرہاد اور دوسرے بڑے بڑے عاشقوں کو نصیب نہ ہوئے۔ چنانچہ ان کے محبوب میرے کارنامے دیکھتے ہیں تو میری طرف مائل ہو جاتے ہیں اور اپنے عاشقوں کی قدر و قیمت ان کی نظروں میں گھٹ جاتی ہے۔

۱۱۔ شرح : بیشک وصل ایسی خوش نصیبی کی تقریب ہے، جس پر ہر سچے عاشق کو انتہائی مسرت و شادمانی ہوتی ہے، لیکن شادی مرگ کی نوبت نہیں آتی۔ یہ طریقہ نہیں کہ خوشی اس حد پر پہنچ جائے، جو جان لیوا ثابت ہو۔ مجھے یہی صورت پیش آتی۔ آہ! معلوم ہوتا ہے کہ میں جدائی کی رات جو آرزو کر رہا تھا، وہ وصل کی شب پوری ہو گئی، یعنی زمانہ ہجر کی تمنائے ہنگام وصل عملی لباس پہن لیا۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں :